پتنگ بازی کا شرعی حکم؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ پتنگ بازی کا شرعی حکم کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پتنگ بازی متعدد حرام کاموں (مثلاً:مال کا ضیاع ، اسراف ، بے پردگی ، بے حیائی ، میوزک،ناچ گانا،ایذائے مسلم،پڑوسیوں کی حق تلفیاں وغیرہ حرام چیزوں) پر مشتمل ہے،جس کی وجہ سے اس کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔

تفصیل یہ ہے کہ دل میں ایمان رکھنے والا یا انسانیت کی کچھ رَمَق رکھنے والا باآسانی سمجھ سکتا ہے کہ پتنگ بازی میں مال اور پیسوں کا ضیاع،لڑکے لڑکیوں کا آپس میں بے پردگی والے معاملات ،اسی طرح چھت پر پتنگ بازی کرتے ہوئے ساتھ والے گھر کی خواتین پر نظر پڑنا،گانے باجے اور میوزک سے خود بھی گناہوں میں پڑنا اور دوسروں کو بھی اذیت سے دوچار کرنا،اسی طرح ہلڑ بازی سے پڑوسیوں کو اذیت دینا،پھر ان سب میں نماز وغیرہ کی پرواہ نہیں ہوتی،تو نمازوں کا قضا ہونا، دوسروں کے ساتھ گالم گلوچ ہونا وغیرہ متعدد حرام کاموں سے کون واقف نہیں ہے؟ نیز بجلی کی

تاروں میں ڈور اور پتنگ کے پھنسنے سے بجلی کا نظام ڈسٹرب ہو جاتا ہے، جس سے اہلِ علاقہ کو الگ پریشانی ہوتی ہے اور پھر اس میں نہ کوئی دنیوی فائدہ ہے، نہ دینی، بلکہ سراسر نقصان ہی ہے، الغرض لہو و لعب کے ساتھ ساتھ کئی حرام کاموں کا مجموعہ ہے اور ہمارا خوبصورت مذہبِ اسلام ان ساری چیزوں سے بچنے کا تاکید سے حکم دیتا ہے اور لوگوں کو اذیت دینے کی بجائے، ان کے لیے راحتیں، سہولیات میسر کرنے کا حکم دیتا ہے، نیز نبی پاک صلی اللہ علیہ و سلم نے اس طرح کے لہو و لعب والے کاموں سے منع فرمایا ہے، **لہٰذا شرعی اعتبار سے پتنگ بازی کرنے، پتنگ اڑانے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔**

پتنگ بازی میں پائی جانی والی خرابیوں کے متعلق وعیدات ملاحظہ کیجیے:

فضول خرچی کی وعیدات:

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا﴾ ترجمہ کنز العرفان ”: اور فضول خرچی نہ کرو، بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔“ (پارہ 15، سورۃ الاسراء، آیت 26،27)

مذکورہ بالا آیت مبارکہ کے تحت صدر الافاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ”یعنی ناجائز کام میں خرچ نہ کر، حضرت ابنِ مسعود رَضِیَ اللہ عَنْہ نے فرمایا کہ تبذیر مال کا ناحق میں خرچ کرنا ہے۔“

(تفسیرِ خزائن العرفان، صفحہ 530، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فضول خرچی کی مذمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”إن اللہ کرہ لکم ثلاثا: قیل وقال، وإضاعة المال، وکثرة السؤال“ ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین کاموں کو ناپسند فرمایا: فضول باتیں کرنا، مال ضائع کرنا اور بہت زیادہ

سوال کرنا اور مانگنا۔ (صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، جلد 1، صفحہ 283، مطبوعہ لاھور)

تماشہ دیکھنے کے لیے جمع ہونے کی قباحت کے متعلق محقق علی الاطلاق شیخ عبد الحق محدثِ دہلوی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ لکھتے ہیں: ”من البدع الشنیعۃ ما تعارف الناس فی اکثر بلاد الھند من اجتماعھم للھو واللعب بالنار واحراق الکبریت“ ترجمہ: بُری بدعات میں سے یہ اعمال ہیں جو ہندوستان کے زیادہ تر شہروں میں متعارف اور رائج ہیں، جیسے آگ کے ساتھ کھیلنے اور تماشہ کرنے کے لیے جمع ہونا، گندھک جلانا یعنی آتش بازی کرنا وغیرہ۔

(ماثبت بالسنّۃ، المقالۃ الثالثۃ، صفحہ 216، مطبوعہ مجتبائی دھلی، ھند)

لہو ولعب کی وعیدات:

اللہ رب العلمین قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَهۡوَ الۡحَدِیۡثِ لِیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ٭ۖ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ بغیر سمجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں اور انہیں ہنسی مذاق بنالیں، ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔“ (پارہ 21، سورۃ لقمان، آیت 6)

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: ”وعن ابی مالک الأشعري انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یشربون الناس من أمتي الخمر یسمونھا بغیر اسمھا و یضرب علی رؤسھم المعازف و القینات یخسف اللہ بھم الأرض و یجعل منھم القردۃ و الخنازیر رواہ ابن ماجۃ و صححہ ابن حبان۔۔۔ (مسئلہ):- قالت الفقھاء الغناء حرام بھذہ الایۃ لکونہ لھو الحدیث وبما ذکرنا من الأحادیث“ ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں کئی لوگ ایسے ہوں گے جو شراب کے نام بدل بدل کر پیئیں گے، ان کے پاس آلات موسیقی بجائے جائیں گے اور گانے والیاں گانا گائیں گی، اللہ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان

میں کئی لوگوں کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔

(التفسیر المظھری، سورۃ لقمان، جلد 7، صفحہ 248، مطبوعہ کوئٹہ)

لہو و لعب کی ممانعت کے بارے میں المعجم الاوسط میں ہے:"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کل لھو یکرہ إلا ملاعبۃ الرجل امرأتہ، ومشیہ بین الھدفین، وتعلیمہ فرسہ"

"ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر فضول کام مکروہ ہے، سوائے یہ کہ مرد کا اپنی عورت سے کھیلنا (یعنی بیوی سے دل لگی کرنا) اور دو ہدفوں کے درمیان نشانہ لگانا یعنی تیز اندازی کرنا اور اپنے گھوڑے کو شائستگی سکھانا۔

(المعجم الاوسط، ج 07، ص 170، مطبوعہ دار الحرمین، القاھرہ)

فتاوی رضویہ میں ہے:"کنکیا (پتنگ) اڑانے میں وقت، مال کا ضائع کرنا ہوتا ہے، یہ بھی گناہ ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج 24، ص 659، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

احکامِ شریعت میں ہے:"کنکیا (پتنگ) اڑانا لہو لعب ہے اور لہو ناجائز ہے، حدیث میں ہے:"کل لھو المسلم حرام الا فی ثلث" مسلم کے لیے کھیل کی چیزیں سوائے تین چیزوں کے سب حرام ہیں۔"

(احکامِ شریعت، حصہ اول، صفحہ 58، مطبوعہ مشتاق بک کارنر)

بے پردگی کے متعلق وعیدات:

شریعت نے مرد و عورت دونوں کو پردے کا تاکیدی حکم دیا، اور بے پردگی سے منع فرمایا، چنانچہ قرآن پاک میں ہے:﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ، وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ ترجمہ کنز الایمان:"مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے،

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔" (پارہ 18، سورۃ النور، آیت 30، 31)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت امام ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نَسَفِی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "الزينة ما تزينت به المرأة من حلي أو كحل أو خضاب والمعنى ولا يظهرن مواضع الزينة إذ إظهار عين الزينة وهي الحلي ونحوه مباح فالمراد بها مواضعها أو إظهارها وهي في مواضعها لاظهار مواضعها لاظهار أعيانها ومواضعها الرأس والأذن والعنق والصدور والعضدان والذراع والساق ... إلا ماجرت العادة والجبلة على ظهوره وهو الوجه والكفان والقدمان ففي سترها حرج بين" ترجمہ: زینت سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کے ذریعے عورت سجتی سنورتی ہے، جیسے زیور، سرمہ اور (جائز) کلر وغیرہ اور چونکہ محض زینت کے سامان کو دکھانا مباح ہے اس لئے آیت کا معنی یہ ہے کہ مسلمان عورتیں اپنے بدن کے ان اعضا کو ظاہر نہ کریں جہاں زینت کرتی ہیں، جیسے سر، کان، گردن، سینہ، بازو، کہنیاں اور پنڈلیاں، البتہ بدن کے وہ اعضا جو عام طور پر ظاہر ہوتے ہیں، جیسے چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں، انہیں چھپانے میں چونکہ مشقت واضح ہے، اِس لئے ان اعضا کو ظاہر کرنے میں حرج نہیں۔ (لیکن فی زمانہ چہرہ بھی چھپایا جائے گا۔)

(تفسیر نسفی، سورۃ النور، آیت 31، جلد 2، صفحہ 500، دار الکلم الطیب، بیروت)

تفسیر صراط الجنان میں تفسراتِ احمدیہ کے حوالے سے منقول ہے: "زیادہ ظاہر یہ ہے کہ آیت میں مذکور حکم نماز کے بارے میں ہے (یعنی عورت نماز پڑھتے وقت چہرے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے علاوہ پورا بدن چھپائے۔ یہ حکم عورت کو) دیکھنے کے بارے میں نہیں، کیونکہ عورت کا تمام بدن عورت یعنی چھپانے کی چیز ہے۔ شوہر اور مَحرم کے سوا کسی اور کے لئے اس کے کسی حصہ کو بے ضرورت دیکھنا جائز نہیں اور علاج وغیرہ کی ضرورت سے بقدرِ ضرورت

جائز ہے۔“ (صراط الجنان، جلد6، صفحہ620، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بے پردگی سے منع کرتے ہوئے اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى﴾ترجمۂ کنزُالعرفان: اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی۔

(پارہ22، سورۃ الاحزاب، آیت33)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے:” (ایک قول یہ ہے کہ) اگلی جاہلیت سے مراد اسلام سے پہلے کا زمانہ ہے، اس زمانے میں عورتیں اتراتی ہوئی نکلتی اور اپنی زینت اور محاسن کا اظہار کرتی تھیں، تاکہ غیر مرد اِنہیں دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضا اچھی طرح نہ ڈھکیں۔“ (تفسیر صراط الجنان، جلد8، صفحہ21، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بے پردگی کرنے والی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکیں گی، چنانچہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:” صنفان من اهل النار لم ارهما: ...نساء كاسيات، عاريات، مميلات، مائلات، رءوسهن كاسنمة البخت المائلة، لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها ليوجد من مسيرة كذا و كذا“ترجمہ: دوزخیوں کی دو جماعتیں ایسی ہیں، جنہیں میں نے (اپنے زمانے میں) نہیں دیکھا۔ (میرے بعد والے زمانے میں ہوں گی۔ ایک جماعت) ایسی عورتوں کی ہوگی جو بظاہر کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی، لیکن حقیقت میں بے لباس اور ننگی ہوں گی، بے حیائی کی طرف دوسروں کو مائل کرنے اور خود مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر ایسے ہوں گے، جیسے بختی اونٹوں کی ڈھلکی ہوئی کوہانیں ہوں، یہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو سونگھیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔

(صحیح المسلم، کتاب اللباس والزینۃ، جلد2، صفحہ213، مطبوعہ لاھور)

مذکورہ بالا حدیثِ پاک کے تحت علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْهِ لکھتے ہیں:” يسترن بعض بدنهن ويكشفن بعضه اظهارا الجمالهن وابرازا الكمالهن وقيل: يلبسن ثوبا رقيقا يصف

بدنهن وان کن کاسیات للثیاب عاریات فی الحقیقۃ“ترجمہ:اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے حسن و جمال اور بدن کے کمال کو ظاہر کرنے کی غرض سے کچھ بدن چھپا کر رکھیں گی اور کچھ بدن کھول کر اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ باریک کپڑے پہنیں گی، جس سے ان کا بدن جھلکے گا، اگرچہ یہ عورتیں بظاہر کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی، لیکن حقیقت میں بے لباس اور ننگی ہوں گی۔
(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد7، صفحہ77، مطبوعہ کوئٹہ)

عورت کا بدن چھپانے کی چیز ہے، چنانچہ جامع ترمذی میں ہے:”عن عبد اللہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال: المرأۃ عورۃ“ ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عورت (تمام کی تمام) چھپانے کی چیز ہے۔ (جامع الترمذی، ابواب الرضاع، جلد1، صفحہ351، مطبوعہ لاھور)

اور مرد کے اجنبی عورت کو دیکھنے کے متعلق علامہ بُرہان الدین مَرغِینانی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:”ولا یجوز ان ینظر الرجل الی الاجنبیۃ“ترجمہ: مرد کا اجنبی عورت کی طرف دیکھنا جائز نہیں ہے۔
(الھدایہ، فصل فی الوطء والنظر والمس، جلد4، صفحہ368، مطبوعہ بیروت)

عورت کے بے پردگی کرنے کا حکم بیان کرتے ہوئے سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:” بے پردہ بایں معنی کہ جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے کچھ کھلا ہو، جیسے سر کے بالوں کا کچھ حصہ یا گلے یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی جز تو اس طور پر تو عورت کو غیر محرم کے سامنے جانا مطلقاً حرام ہے، خواہ وہ پیر ہو یا عالم یا عامی جوان ہو، یا بوڑھا۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد22، صفحہ239، 240، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایک اور مقام پر امامِ اہلِ سنّت رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:”لڑکیوں کا، اجنبی نوجوان

لڑکوں کے سامنے بے پردہ رہنا بھی حرام۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد23، صفحہ690، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

گانے باجے کی وعیدات:

باجے کی آواز کو دنیا و آخرت میں ملعون قرار دیا گیا ہے، چنانچہ مسند بزار میں ہے: "صوتان ملعونان في الدنيا والآخرة، مزمار عند نعمة، ورنة عند مصيبة" ترجمہ: دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں: نعمت کے وقت باجے کی آواز اور مصیبت کے وقت رونے کی آواز۔

(مسند بزار، مسند ابی حمزہ انس بن مالک، جلد14، صفحہ62، مطبوعہ مدینۃ المنورہ)

اور گانوں کی نحوست کے متعلق سنن ابی داؤد و شعب الایمان میں ہے: "الغناء ينبت النفاق فی القلب، كما ينبت الماء الزرع" ترجمہ: گانا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے، جیسے پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔ (شعب الایمان، جلد7، صفحہ108، مطبوعہ ریاض)

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان فی امتی خسفاً ومسخاً وقذفاً۔ قالوا: یا رسول اللہ وھم یشھدون أن لا الہ الا اللہ؟ فقال: نعم، اذا ظھرت المعازف والخمور ولبس الحریر" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں خسف (زمین میں دھنسادینا) مسخ (شکلیں بگڑ جانا) اور قذف (پتھروں کی بارش) (بھی) ہو گا۔ صحابہ رضی اللہ عنھم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم! حالانکہ وہ اس کی گواہی دیتے ہوں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ تو فرمایا: ہاں، جب ان میں آلاتِ موسیقی، شراب نوشی اور ریشم کا استعمال عام ہو جائے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد7، صفحہ501، طبع ریاض)

مسند امام احمد میں سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا: "إن اللہ بعثني رحمة للعالمين، وھدى للعالمين، وأمرني ربي

بمحق المعازف و المزامیر"ترجمہ: بیشک میرے رب نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے، اور میرے رب نے مجھے معازف و مزامیر (آلات موسیقی) توڑنے کا حکم دیا ہے۔ (مسند احمد، جلد 36، صفحہ 646، حدیث: 22307، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "ناچنا، تالی بجانا، ستار، ایک تارہ، دو تارہ، ہارمونیم، چنگ، طنبورہ بجانا، اسی طرح دوسرے قسم کے باجے سب ناجائز ہیں۔"

(بہار شریعت، حصہ 16، صفحہ 511، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بے حیائی کے متعلق وعیدات:

قرآنِ پاک میں ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: "وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔" (پارہ 18، سورۃ النور، آیت 1)

حدیثِ پاک میں ہے: " قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ "ترجمہ: حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنّت میں ہے اور فحش بکنا بے ادبی ہے اور بے ادبی دوزخ میں ہے۔

(شعب الایمان، جلد 10، صفحہ 148، مطبوعہ ریاض)

مشکوٰۃ المصابیح میں ہے: " ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال: ان الحیاء والایمان قرناء جمیعا، فاذا رفع احدھما رفع الآخر۔ وفی روایۃ ابن عباس: فاذا سلب احدھما تبعہ الآخر" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: حیا اور ایمان دونوں ساتھی ہیں، تو جب ان میں سے ایک اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ

عنہما کی روایت میں ہے: جب ان میں سے ایک چھن جاتا ہے، تو دوسرا اس کے ساتھ جاتا ہے۔
(مشکوۃ المصابیح مع مرقاۃ المفاتیح، جلد 9، صفحہ 285، مطبوعہ بیروت)

اس حدیث کے تحت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یعنی حیا اور ایمان رہنے اور جانے میں ساتھ ہیں، جس دل میں ہوں گے دونوں ہوں گے، نہ ہوں گے دونوں نہ ہوں گے، مومن بے حیا نہیں ہو سکتا، کافر حیادار نہیں ہو سکتا، خیال رہے یہاں ایمان سے مراد کامل ایمان ہے، اور حیاء سے مراد ایمانی شرم و غیرت ہے، یعنی اللہ و رسول سے غیرت جو گناہوں سے روک دے۔" (مرآۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 649، مطبوعہ گجرات)

پڑوسیوں کے حقوق:

قرآنِ پاک میں ہے: ﴿وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْجَارِ الْجُنُبِ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: "اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے۔" (پارہ 5، سورۃ النساء، آیت 36)

نبی پاک صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا: "مَا زَالَ يُوصِينِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ" ترجمہ: حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھ کو ہمیشہ پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ شاید عنقریب پڑوسی کو اپنے پڑوسی کا وارث ٹھہرا دیں گے۔
(صحیح البخاری، باب الوصاۃ بالجار، جلد 8، صفحہ 10، مطبوعہ مصر)

مسلمانوں کو اذیت دینے کی وعیدات:

مسلمانوں کو اذیت دینے والوں پر لعنت کی گئی ہے، چنانچہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا﴾ ترجمۂ کنز الایمان: "بیشک

جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے کئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"   (پارہ22،سورۃ الاحزاب، آیت 57)

نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"لا ضرر ولا ضرار،من ضار ضرہ اللہ،ومن شاق شق اللہ علیہ"ترجمہ:نہ ضرر لو،نہ ضرر دو، جو ضرر دے اللہ عزوجل اس کو ضرر دے اور جو مشقت کرے اللہ عزوجل اس پر مشقت ڈالے۔

(سنن الدارقطنی،ج4،ص51،مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ،بیروت)

مسلمان کو اذیت دینا بھی حرام ہے،چنانچہ حدیث پاک میں ہے:"من أذی مسلماً فقد أذانی ومن أذانی فقد اذی اللّٰہ" ترجمہ: جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی، اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی، اس نے اللہ کو ایذا دی۔

(المعجم الاوسط،باب السین،من اسمہ سعید، جلد4، صفحہ60، دارالحرمین، قاھرہ)

کسی مسلمان کے جان ومال کو نقصان پہنچانا، ناجائز وگناہ ہے،چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے :"کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ" ترجمہ: ہر مسلمان کا خون، مال اور عزّت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

(صحیح المسلم، باب تحریم ظلم المسلم ۔۔، جلد2، صفحہ321، مطبوعہ لاھور)

خود کو ہلاکت میں ڈالنے کی ممانعت:

پتنگ بازی کرتے ہوئے چھتوں سے گرنے کے واقعات بھی سامنے آتے ہیں، جو خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو ہلاکت والے کاموں میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالی ہے:﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ ترجمہ: اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔"   (پارہ2،سورۃ البقرہ،آیت195)

اس آیت کریمہ کے تحت نور العرفان میں ہے: ”معلوم ہوا کہ ہلاکت کے اسباب سے بھی بچنا فرض ہے، جیسے خودکشی کرنا، بھوک ہڑتال کر کے اپنے آپ کو ہلاک کرنا، زہر کھانا، طاعون کی جگہ جانا وغیرہ۔“ (نورالعرفان، صفحہ 37، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

17 شعبان المعظم 1447ھ/06 فروری 2026ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے